# ×

# 4910 \_ غائبانہ نماز جنازہ، اور تعزیت کا کھانا اور میت کے لیے قرآن پڑھنا

## سوال

اگر کوئی شخص ملك یا علاقے سے باہر فوت ہو جائے تو خاندان والوں کے لیے کیا کرنا واجب ہے ؟

1 \_ كيا ہمارے ليے اس كا غائبانہ نماز جنازہ ادا كرنا واجب ہے، تو اس طرح اس كے دو نماز جنازہ ايك تو جہاں فوت ہوا اور دوسرا يہاں ہو گا ؟

2 \_ كيا ہم ميت كيے ايصال ثواب كيے ليے سب اكٹھے ہو كر قرآن مجيد كى تلاوت كر سكتے ہيں ؟

3 \_ كيا ہمارے ليے تين روز اور چاليسواں منا كر لوگوں كو كھانا كھلانا اور قرآن مجيد پڑھانا جائز ہے ؟

ہمارے ملك میں اس پر بہت لوگ عمل كرتے ہیں، اور كہا جاتا ہے كہ فوت ہونے والے كى روح چالیس روز تك گهر آتى رہى ہے تا كہ اجر حاصل كر سكے، جب میں اپنے ملك میں تھا تو میں بھى ایسا كیا كرتا تھا لیكن مجھے كہا گیا ہے كہ نہ تو نبى محمد صلى اللہ علیہ وسلم نے ایسا كیا اور نہ ہى صحابہ كرام نے اس پر عمل كیا ہے، میں صحیح چیز پر عمل كرنا چاہتا ہوں، اس لیے گزارش ہے كہ آپ قرآن و سنت میں سے كوئى دلیل پیش كریں كہ آیا یہ عمل صحیح ہے یا غلط، آپ سے گزارش ہے كہ آپ اس جیسى حالت میں مجھے صحیح معلومات فراہم كریں ؟

## يسنديده جواب

### الحمد للم.

#### اول:

جب کسی دوسرے ملك میں کسی شخص کا کوئی عزیز کا قریبی دوست فوت ہو جائے تو اگر وہاں جانے میں آسانی ہو تو اس کی نماز جنازہ میں وہاں کا سفر کرنا جائز ہے، کیونکہ اس سفر میں شرعی مصلحت ہے، اور اگرچہ یہ عمل پچھلے دور میں مسلمانوں کے ہاں معروف نہیں تھا، اس لیے کہ ایسا کرنا ممکن نہ تھا لیکن آج دور جدید میں سفر کے تیز وسائل آسان ہونے کی بنا پر ایسا کرنا ممکن ہے۔

رہا غائبانہ نماز جنازہ کا مسئلہ تو اس میں علماء کرام کا بہت زیادہ اختلاف پایا جاتا ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نجاشی کے علاوہ کسی اور کی غائبانہ نماز جنازہ ثابت نہیں، اور نہ ہی یہ منقول ہے کہ مدینہ سے باہر کسی اور شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عظیم محبت ہونے کے باوجود ان کی نماز جنازہ ادا کی ہو۔

اور اسی طرح خلفاء راشدین کے متعلق بھی یہ ثابت نہیں ہوتا کہ جب ان میں کوئی فوت ہوا تو ان کی غائبانہ نماز جنازہ ادا کی گئی ہو، لیکن غائبانہ نماز جنازہ کا متقضی ہونے کے باوجود مسلمانوں سے ایسا کرنا معروف نہیں رہا، جو کہ

×

مسلمانوں کا اپنے بھائیوں کو نفع دینے کی حرص رکھنا ہے، اور خاص کر جس شخص کی عام مسلمانوں کے دلوں میں محبت ہو، یا پھر اس کے ساتھ رشتہ داری یا ایسی محبت جو اس کی نماز جنازہ ادا کر کے صلہ رحمی اور قرابت داری اور نیکی و احسان کرنے کو واجب کرتی ہو.

اسی لیے علماء کرام جیسا کہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے یہ اختیار کیا ہیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نجاشی کی نماز جنازہ ادا کرنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت میں شامل ہوتا ہے، کیونکہ نجاشی کے ملك میں اس کی نماز جنازہ ادا کرنے والا کوئی شخص نہ تھا، میری نظر میں مندرجہ بالا توجیہ کی بنا پر یہ قول قوی معلوم ہوتا ہے، اور کچھ علماء نے تو امت کے معین قسم کے لوگ مثلا مشہور علماء کرام، اور عادل حکمرانوں کی غائبانہ نماز جنازہ ادا کرنا مخصوص کیا ہے، اور یہ بھی پہلے قول کے قریب ہی ہے۔

اس بنا پر حاضر اور غائب میت کی نماز جنازہ ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں.

# دوم:

رہا جمع ہو کر قرآن مجید کی تلاوت کر کے اس کا میت کو ایصال ثواب کرنے کا مسئلہ تو یہ بدعت ہے، چاہے یہ کام بغیر اجرت کے کیا جائے، اور اگر یہ کام اجرت لے کر کیا جائے تو یہ حرام ہے، کیونکہ یہ عمل غیر اللہ کے لیے ہے، اور جو ایسا ہو اس کا ثواب نہیں ملتا، لیکن اگر کوئی شخص خود قرآن مجید پڑھ کر اس کا ثواب کسی رشتہ دار یا دوست کو بغیر جمع ہوئے اور بغیر اجرت لیے ایصال ثواب کرے تو اس میں علماء کرام کے دو قول ہیں:

ایك قول تو اس كیے جواز كا ہیے كہ قرآن خوانی كا ثواب میت كو پہنچتا ہیے، اور دوسرا قول یہ ہیے كہ اس كی مشروعیت كی كوئی دلیل نہ ملنے كی بنا پر ایصال ثواب كے لیے قرآن خوانی كرنا جائز نہیں، یہی قول راجح بھی ہے۔

#### سوم:

اور خاص کر میت کیے گھر والوں کا قرآن خوانی کرانا اور تیسرمے روز کھانا پکا کر لوگوں کو کھلانا، اور اسی طرح چالیسواں منانا بھی بدعت ہیے، اور ہر بدعت گمراہی ہیے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہیے:

" جس کسی نے بھی ہمارے اس دین میں کوئی نیا کام نکالا جو اس میں سے نہیں تو وہ کام مردود ہے "

تو یہ مذکورہ کام دین میں نیا نکالا گیا ہے جو کہ مردود ہے اور ایسا کرنے والا شخص گنہگار ہوگا اسے کوئی اجروثواب حاصل نہیں ہوگا، اور یہ دعوی کرنا کہ چالیس روز کے بعد روح اجروثواب حاصل کرنے گھر آتی ہے یہ جھوٹ اور کذب ہے اس کی کوئی دلیل اور اصل نہیں ملتی، جس شخص نے بھی آپ کو کہا ہے کہ:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابہ کرام نے یہ کام نہیں کیا "

×

اس نے آپ سے سچ کہا ہے، اور حق بھی یہی ہے کہ کہ مسلمان شخص کے شایان شان اور لائق ہے کہ اس کا کام حق کی تلاش ہونی چاہیے تا کہ اس پر عمل کیا جا سکے، اور باطل کی پہچان کرنی چاہیے تا کہ اس سے اجتناب کیا جائے۔

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ ہمیں اور آپ کو صراط مستقیم پر ثابت قدم رکھے، اور اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے۔